

5901- اگر گرجن ظاہر اطمینانی ہوتا ہے تو پھر ہم کیوں گھبراہٹیں اور نماز ادا کریں؟

سوال

یہ معروف ہو چکا ہے کہ گرجن ظاہری چیز اور وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے (اس کا وقت بھی معلوم کرنا ممکن ہے) یہ اس وقت ہوتا ہے جب چاند سورج اور زمین کے درمیان آجائے۔ تو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز کیوں ادا کرتے تھے؟ جبکہ یہ کوئی اذیت اور تکلیف کا باعث نہیں بنتا؟

پسندیدہ جواب

اس اللہ وحدہ کی تعریف ہے:

الابعد:

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرجن ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرنے والے کو "الصلاة جامعة" کا اعلان کرنے کا حکم دیا، اور لوگوں کو نماز پڑھانی اور پھر انہیں خطبہ دیا، اور ان کے لیے گرجن لکھنے کی حکمت بیان کی، اور گرجن کے متعلق جاہلیت کے عقائد کو باطل قرار دیا، اور صحابہ کے لیے بیان کیا کہ انہیں اس وقت نماز اور صدقہ و خیرات اور دعاء کرنی چاہیے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"یقیناً سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت اور کسی کی زندگی سے گرجن زدہ نہیں ہوتیں، اس لیے جب تم یہ دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعاء کرو، اور اس کی بڑائی بیان کرو، اور نماز پڑھو اور صدقہ و خیرات کرو"

اس کا معنی یہ ہوا کہ مسلمان گرجن کا وقت نہیں جانتے، لیکن جب بھی گرجن لگے وہ اس کام کی طرف جلدی کرتے ہیں جو شریعت نے ان کے لیے نماز وغیرہ مشروع کی ہے۔

گرجن لکھنے کا حادثہ ہونے کے وقت مسلمانوں کو یہ خدشہ لاحق رہتا تھا کہ کہیں یہ مصیبت کے نزول کا ڈراوانہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے دعاء و استغفار کرتے کہ اللہ ان سے وہ چیز ہٹال دے جس کا انہیں خدشہ ہے، اور اس آخری دور میں جب علم فلکیات وغیرہ زیادہ پھیل گیا اور چاند و سورج کی گردش کا علم وسیع ہو چکا، اور یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ہوسکتا ہے ماہر فلکیات اس کا وقت بھی معلوم کر لیں، تو علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ اس سے اس کا حکم تبدیل نہیں ہوسکتا۔

اور مسلمانوں کو وہی کام کرنا چاہیے جس کا انہیں ایسا حادثہ ہونے کی صورت میں کرنے کا حکم دیا گیا ہے، چاہے انہیں گرجن کا پہلے سے ہی علم کیوں نہ ہو جائے، لیکن گرجن لکھنے کے اوقات کو معلوم کرنے کا اہتمام کرنا مشروع نہیں کہ اس کا انتظار کیا جائے، کیونکہ یہ ایسا کام ہے جس ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم نہیں دیا۔

جیسا کہ علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ ہوسکتا ہے کبھی گرجن کسی نقصان یا مصیبت کی علامت یا سبب ہو جو بندوں کو پہنچے۔

اور سائل کا یہ کہنا کہ: گرجن کسی اذیت و ضرر کا باعث نہیں بنتا۔

یہ قول بغیر علم کے کہا گیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی شریعت پر اعتراض ہے یہ لازم نہیں کہ گربہن کے وقت اللہ تعالیٰ جو حادثہ کرتا ہے اس کا علم لوگوں کو بھی ضرور ہو، ہوسکتا ہے بعض لوگ اسے معلوم کر لیں اور بعض کو اس کا علم بھی نہ ہو۔

اور مسلمانوں کی نماز اور دعاء کے سبب اللہ تعالیٰ لوگوں سے شردور کر دے جسے اللہ کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا، اس لیے مسلمان پر واجب یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو تسلیم کرے، اور اس کی شریعت مطہرہ پر عمل کرے، اور اس کی حکمت پر ایمان رکھے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ علم والا اور حکمت والا ہے۔

یہ عبارت فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن البراک نے لکھوائی۔

سورج اور چاند کا گربہن لکنا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، اللہ تعالیٰ اس سے اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے، اور انہیں روز قیامت کے احوال میں سے بعض کی یاد دہانی کروانا ہے کہ اس دن سورج پلٹ دیا جائے گا اور ستارے توڑ دیے جائیں گے، اور وہ بے نور ہو جائیں گے، اور جب نظر پتھر جائے گی، چاند کی روشنی چھن جائے گی اور وہ بے نور ہو جائے گا، اور سورج و چاند جمع کر دیے جائیں گے، یہ ہے تخویف اور ڈرانے کی وجہ، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خشیت اور ڈرنے کی شدت اتنی ہوتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر جلدی سے نکلے اور نیاں کرتے کہ جب گربہن لگتا کہ کہیں قیامت تو قائم نہیں ہوگئی، یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیامت کو یاد رکھنے کی قوت اور اس سے ڈرتھا۔

لیکن آج ہم ہمیں غفلت نے آدبوچا ہے، حتیٰ کہ آج تو اکثر لوگ اسے ایک ظاہری اور طبعی چیز شمار کرنے لگے ہیں، اور مخصوص قسم کی عینکیں اور کیمے لے کر اس سے لطف اندوز ہونے کی کوشش کرتے ہیں، اور دنیاوی علمی تفسیر پر اقتدار کر بیٹھے ہیں، لیکن انہیں اس گربہن میں جو حکمت پنہاں ہے اور آخرت کی یاد دہانی ہے وہ یاد نہیں، اور انہیں اس کا ادراک نہیں ہوتا۔

یہ تو قوت قلبی اور دل پتھر ہونے کی علامت ہے، اور آخرت کے معاملے میں اہتمام نہ کرنے اور قیام قائم ہونے سے عدم خشیت اور بے خوف ہونے کی نشانی، اور مقاصد شریعت اور گربہن لگنے کے وقت جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خوف اور ڈر ہوتا تھا اس سے جہالت ہے۔

صحابہ کرام جب چاند یا سورج گربہن کی نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ان کے دلوں میں یہ ہوتا کہ اگر یہ قیام قیامت کے لیے ہوتا تو وہ اپنی نمازوں سے غافل نہ ہوتے، اور اگر چاند اور سورج گربہن نہیں کیونکہ قیامت قائم ہوگئی تو نماز ادا کرنے کے ساتھ وہ خسارہ میں نہیں، بلکہ انہیں اجر عظیم حاصل ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں سے بنائے جو اس سے ڈرتے ہیں، اور وہ انہیں قیامت کا خوف رہتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

واللہ اعلم۔